جلد ۳۴	۲۵ ماہ امان ۱۳۲۵ھ ش	۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ	۲۵ مارچ ۱۹۴۶ء	نمبر ۷۱

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

نبی سر روڈ ۲۳ مارچ۔ مولوی عبد العزیز صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ سیدہ ام متین صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اور خدام جناب نواب زادہ محمد عبد اللہ خانصاحب کی دعوت پر دوپہر کو نصرت آباد تشریف لے گئے۔ اور رات کو واپس تشریف لے آئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہلبیت خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ وہاں چار اصحاب حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ حضور نے حلقہ شمالی کا نام کریم نگر۔ حلقہ مغربی کا نام روشن نگر اور بلالاقی کا نام لطیف نگر رکھا ہے۔

کل جمعہ کے خطبہ میں حضور نے سندھ کی اہمیت صنعتی۔ زراعتی اور تجارتی لحاظ سے بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا مغربی ممالک میں سندھ کو مرکز قرار دیتے ہوئے تبلیغ زیادہ مؤثر بنائی جاسکتی ہے۔ جمعہ کے بعد بارہ اصحاب نے بیعت کی۔ حضور معہ قافلہ آج دوپہر کو ناصر آباد تشریف لے جا رہے ہیں۔ حضرت م

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک علامت

"ثبوت اس بات کا کہ وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ عاجز ہی ہے۔ ان تمام دلائل اور علامات قرآنی سے جو ذیل میں لکھتا ہوں۔ ہر ایک طالب حق پر بخوبی کھل جائیگا۔ از انجملہ ایک یہ ہے کہ یہ عاجز ایسے وقت میں آیا ہے۔ جس وقت میں مسیح موعود آنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ حدیث الآیات بعد المائتین جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ آیات کبریٰ تیرھویں صدی میں ظہور پذیر ہونگی۔ اسی پر قطعی اور یقینی دلالت کرتی ہے۔ کہ مسیح موعود کا تیرھویں صدی میں ظہور یا پیدائش واقع ہو۔ بات یہ ہے کہ آیات صغریٰ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مبارک سے ہی ظاہر ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ پس بلاشبہ الآیات سے آیات کبرےٰ مراد ہیں۔ جو کسی طرح سے دو سو برس کے اندر ظاہر نہیں ہوسکتی تھیں۔ لہذا علماء کا اسی پر اتفاق ہو گیا ہے۔ کہ بعد المائتین سے مراد تیرھویں صدی ہے۔ اور الآیات سے مراد آیات کبرےٰ ہیں۔ ظہور مسیح موعود اور دجال اور یاجوج ماجوج وغیرہ ہیں۔ اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے۔ کسی نے بجز اس عاجز کے دعوے نہیں کیا۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعوے نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ہاں عیسائیوں نے مختلف زمانوں میں مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا تھا۔ اور کچھ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ ایک عیسائی نے امریکہ میں بھی مسیح ابن مریم ہونیکا دم مارا تھا۔ لیکن ان مشرک عیسائیوں کے دعوے کو کسی نے قبول نہیں کیا۔ ہاں ضرور تھا۔ کہ وہ ایسا دعوے کرتے۔ تا انجیل کی وہ پیشگوئی پوری ہو جاتی کہ بہتیرے میرے نام پر آئینگے۔ اور کہیں گے۔ کہ میں مسیح ہوں۔ پر سچا مسیح ان سب کے آخر میں آئیگا۔ اور مسیح نے اپنے حواریوں کو نصیحت کی تھی۔ کہ تم نے آخر کا منتظر رہنا۔ میرے آنیکا یعنی میرے نام پر جو آئیگا۔ اسکا نشان یہ ہے۔ کہ اس وقت سورج اور چاند تاریک ہو جائیگا۔ اور ستارے زمین پر گر جائینگے۔ اور آسمان کی قوتیں سست ہو جائینگی تب تم آسمان پر ابن آدم کا نشان دیکھو گے۔ یہ تمام اشارہ اس بات کیطرف تھا۔ کہ اس وقت نور کا علم اٹھ جائیگا۔ اور ربّانی علماء فوت ہو جائینگے۔ اور جہالت کی تاریکی پھیل جائیگی تب ابن مریم آسمانی حکم سے ظاہر ہو گا۔ یہی اشارہ سورۃ الزلزال میں

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۵ ماہ امان ۱۳۲۵ہش

ایک اور بناوٹی مسیح موعود کا ظہور

(از ایڈیٹر)

چونکہ ایک طرف تو مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ مسیح موعود کے ظہور کے متعلق تمام علامات اور نشانات ایک ایک کرکے پورے ہو چکے ہیں۔ اور دوسری طرف دنیا کی حالت اور مسلمانوں کی اسلام سے کلیتہً علیحدگی اور بے تعلقی بڑے زور کے ساتھ ایک مامور الٰہی کا مطالبہ کر رہی ہے اس لئے وہ لوگ جو اس وقت تک خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے سے محروم ہیں یا تو سرے سے اس بات کا ہی انکار کرتے جا رہے ہیں۔ کہ کوئی مسیح موعود آنے والا ہی نہیں۔ یا پھر کبھی کبھی کسی کونہ سے اس قسم کی آواز سنائی دیتی ہے۔ کہ فلاں شخص مسیح موعود ہے۔ اور فلاں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ ادعا چونکہ یا تو کسی دماغی عارضہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یا دیدہ دانستہ افترا کیا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگ چند ہی روز میں ذلت اور ناکامی کے گڑھے میں گر کر ہمیشہ کے لئے روپوش ہو جاتے ہیں۔ اور مخود فکر کرنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے سمجھنے اور قبول کرنے کا موقع بہم پہنچا دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود نہایت بے کسی اور کس مپرسی کی حالت سے وہ عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی۔ اور روز بروز عطا فرما رہا ہے۔ جو لاغلبن انا ورسلی کی پوری پوری مصداق ہے۔ اور جس کی مثال خدا تعالیٰ کے ماموریں اور مرسلین کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔

حال میں حیدر آباد دکن کے ایک روزانہ اخبار "میزان" میں "مسیح موعود کا ظہور" کے عنوان سے ایک چند سطری اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں ایک شخص "ابو حامد میر اسد الدین حسینی عرف شہنشاہ" کے متعلق کسی نے اپنے آپ کو گمنامی کے پردہ میں چھپا کر یہ اعلان کیا ہے۔ کہ آپ "وہ مسیحا ہیں جن کے متعلق مختلف مذاہب کے کتب مقدسہ میں حسب ذیل اشارات موجود ہیں"۔ اور اشارات کی ذیل میں لکھا ہے۔

"(۱) چودہویں صدی میں ظاہر ہونگے (۲) شب برات کو پیدا ہونگے۔ (۳) وقت ظہور چالیس سال کا سن ہوگا۔ (۴) اسکے ظہور سے قبل ایک بڑی جنگ ہوگی۔ (۵) ان کے ظہور سے قبل ایک بڑا قحط ہوگا"۔

مگر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ یہ علامات کن کتب مقدسہ میں درج ہیں۔ اور نہ اس بات کی کوئی توضیح کی گئی ہے۔ کہ انہی باتوں کی بنا پر اگر کوئی اور شخص بھی کہدے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ تو ان میں کیا چیز مابہ الامتیاز ہے۔ جو سچے اور جھوٹے کا پتہ بتا سکتی ہے۔ جب بغیر کسی سند اور ثبوت کے صرف چند فقرات گھڑ کر اخبار میں شائع کرا دینا ہی دعویٰ کی بنا ہے۔ تو بڑی آسانی کے ساتھ ایسا ہی دوسرے لوگ بھی کر سکتے ہیں۔

دراصل یہ مضحکہ خیز اعلان اور "اشارات" خود اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ سچے مسیح موعود کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے ان لوگوں کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں وہ حقیقت کو چھوڑ کر بناوٹوں کے ذریعہ اپنے دلوں کی تسلی کا سامان بہم پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر اس کا نتیجہ سوائے ناکامی و نامرادی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ وہ مسیح موعود جس کی آمد کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی۔ اور جس کی صداقت کی زمین و آسمان گواہی دے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت کے ساتھ عین وقت پر مبعوث ہو چکا۔ اور آج اس کی قائم فرمودہ ×

× جماعت اکناف عالم میں اسلام کی وہ خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ جو کسی اور سے ممکن ہی نہیں۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔

پھوپھی جان مرحومہ کی یاد میں

چند دن ہوئے دہلی آنے سے قبل میں اپنی باجی جان سے ملنے کیلئے حضرت پھوپھی جان مرحومہ (سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ) کے مکان پر گئی تھی۔ وہاں پھوپھی جان مرحومہ کے کمرے کے اندر جانے پر ان کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔ اور اسی عالم میں ذیل کے چند شعر منظوم ہو گئے اللہ تعالےٰ مرحومہ مغفورہ کو جنت کے بہترین انعاموں سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

عاجزہ ناصرہ پروین بنت سید عزیز اللہ شاہ صاحب حال دہلی

معصوم سا چہرہ ہے
ہلکے سے تبسم میں
ناکام تمنائیں!
آکاشش کی دیوی میں
مخمور نگاہیں ہیں
کچھ درد ہے۔ آہیں ہیں
ہیں دل میں ترے تاباں
ارمان ہیں کچھ پنہاں

اے حسن گلِ رعنا
کیوں رختِ سفر باندھا
کیا تیرے ارادے تھے
یوں روٹھنا کیا معنے
اتنا تو بتا آخر؟
کیا ہم سے ہوا آخر؟
کچھ ہم سے کہا ہوتا؟
شکوہ تو کیا ہوتا؟

جاں اپنی لڑا دیتے
کر سکتے تھے جو کچھ بھی
بیکل تری فرقت میں
بے خواب تڑپتے ہیں
دل اپنا فدا کرتے
کیسے نہ بھلا کرتے
ہیں۔ دیکھ کبھی آکر
ہاں دیکھ کبھی آکر

اے بادِ صبا آجا
نغمے وہ ترنم ریز
اے جانِ بہار آجا
گاتی تو ہزار آجا

ہم خوب سمجھتے ہیں
تقدیر کا لکھا تھا
وہ حاکم ذی شاں ہے
میں بھی تو اسی کی ہوں
منشائے الٰہی تھا
اور حکم قضائی تھا
کیا اس سے کریں شکوہ
میرا یہ نہیں شیوہ

پروین کی دعا ہے یہ
بن جائے عروسِ نو
افضالِ الٰہی ہوں
مولا کے قریں ہو تو
فردوسِ بریں کی تو
پیہم تری تربت پر
تکیہ ہو سدا تیرا
اللہ کی رحمت پر

حقائق القرآن۔ فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جب ہدایت کلی طور مٹ جائے تو مامور الٰہی کے ذریعہ ہی ترقی ہو سکتی ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ تکویر کی آیت وما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العالمین کی جو لطیف تفسیر بیان فرمائی ہے۔ وہ تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول کے صفحہ ۲۴۳۔ صفحہ ۲۴۴ سے درج ذیل کی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں دو زمانے آیا کرتے ہیں ایک زمانہ وہ ہوتا ہے۔ جب افراد کے سامنے ہدائت موجود ہوتی ہے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ وہ اس ہدائت کی طرف توجہ کریں یا نہ کریں۔ لیکن دوسرا زمانہ وہ ہوتا ہے جب ہدایت کلی طور پر دنیا سے مٹ جاتی ہے۔ اور بحیثیت قوم دین پر زوال آجاتا ہے۔ ایسے وقت میں افراد کے دل میں صحیح طریق کی طرف رغبت پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ آخر کسی چیز کی طرف رغبت اچھے نمونہ کو دیکھ کر ہوتی ہے۔ انسان کہتا ہے کہ فلاں میں یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ مجھے بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ میرے اندر یہ خوبی پیدا ہو۔ فلاں بڑا نمازی ہے میں بھی نمازی بنوں۔ یا فلاں بڑا روزہ دار ہے میں بھی روزے رکھا کروں۔ غرض نیکیوں کی طرف رغبت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک نمونہ سامنے موجود نہ ہو۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ کونوا مع الصادقین۔ اگر تم نیکیوں میں ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو صادقین کی صحبت میں رہا کرو۔ لیکن جب نمونہ کوئی نہ رہے اور بحیثیت قوم زوال دین ہو جائے۔ تو لوگ نیکیوں کی طرف کس طرح توجہ کر سکتے ہیں۔ ایسے زمانہ میں جب تک پہلے اللہ تعالےٰ کی مشیت ظاہر نہ ہو۔ وہ اپنی طرف سے کسی کو لوگوں کی اصلاح کے لئے کھڑا نہ کرے۔ اور آسمان سے ہدائت نازل نہ ہو۔ اس وقت تک لوگوں کے قلوب میں نیکی کی رغبت اور اس پر عمل کرنے کا احساس پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ گویا ایک وقت تو وہ ہوتا ہے جب بندے کے اختیار میں ہوتا ہے۔ کہ وہ دین کی طرف رغبت کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ ورنہ خدا نے اس کی ہدایت کا سامان پیدا کیا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن دوسرا وقت وہ ہوتا ہے۔ کہ اگر خدا ہدایت کا سامان کرے۔ تو لوگ ہدایت پا سکتے ہیں۔ ورنہ صراط مستقیم کا پانا تو الگ رہا اس کی سچی خواہش بھی لوگ اپنے دل میں پیدا نہیں کر سکتے۔ پس ایسے زمانہ کا واحد علاج مامور کی بعثت ہوتی ہے جب تک کسی مامور کی بعثت نہ ہو لوگ ہدایت کی راہوں کو اختیار نہیں کر سکتے۔

یہ زمانہ جس کی ان آیات میں خبر دی جا رہی تھی۔ چونکہ ایک مامور کا زمانہ تھا۔ اور جس وقت یہ خبر دی جا رہی تھی۔ وہ بھی ایک مامور کا زمانہ تھا۔ گویا اس سورۃ کے شروع میں جن لوگوں کی خبر دی گئی تھی۔ وہ بھی ایسے تھے جن میں ایک مامور نے آنا تھا۔ اور جن کی خبر آخری آیات میں ہے وہ بھی وہ تھے۔ جن میں ایک مامور آیا ہوا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرنے والو تم جو کہتے ہو کہ ہمیں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ یا اے لوگو جنہیں ایک مامور کی بعثت کی خبر اتق مبین میں دی گئی ہے۔ تم کہتے ہو۔ کہ ہمیں مامور کی ضرورت نہیں۔ ہم خود اللہ تعالےٰ کے قرب کے راستوں کو اختیار کر لیں گے تمہیں یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں ہدایت بالکل مٹ چکی ہے۔ اس لئے تمہارا حال اب ان لوگوں کی طرح نہیں ہے۔ جو نبی کے زمانہ میں ہوتے ہیں۔ جن کا اختیار ہوتا ہے۔ کہ وہ جب چاہیں ہدایت پر چلنا شروع کر دیں۔ تو کہتے ہو کہ ہم اپنے زور سے ترقی حاصل کر لیں گے۔ ہمیں کسی مامور کی اتباع کی ضرورت نہیں۔ مگر یاد رکھو۔ تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ذکر للعالمین آجائے۔ تو پھر دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو اس پر ایمان لانے کے بغیر ترقی کر سکے۔ اگر کوئی فرد یا کوئی قوم ایسی امید اپنے دل میں رکھے۔ تو یہ محض اس کی جہالت ہوگی۔ جب دلوں میں سے کلی طور پر ایمان مٹ جاتا ہے۔ تو پھر جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے ہدائت نازل نہ ہو۔ وہ صرف ہدایت سے ہی محروم نہیں ہوتی۔ بلکہ ہدایت کے متعلق رغبت بھی اس کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یاد رکھو یہ بالکل ناممکن ہے۔ کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بغیر ترقی کر سکو۔ اس زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ بڑے بڑے مولوی مسلمانوں میں موجود ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو کسی مسیح یا مہدی کی کیا ضرورت ہے۔ علماء راہ نمائی کا فرض سرانجام دینے کے لئے بالکل کافی ہیں۔ مگر یہ بالکل غلط ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے پہلے رب العالمین کو جوش آئے گا۔ کہ میں اپنا کلام دنیا میں بھیجوں۔ اس کے بعد ہی نوع انسان میں قرب الٰہی کی سچی خواہش پیدا ہوگی۔ اس کے بغیر یہ خواہش کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔

غرض اس آیت میں یہ اصول بتایا گیا ہے۔ کہ جب ہدایت دنیا سے کلی طور پر مٹ جاتی ہے۔ گمراہی چاروں طرف چھا جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا نور لوگوں کی نگاہ سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ میں جب بھی ترقی ہوگی۔ آسمانی نشانات اور مامور الٰہی کی بعثت کے ذریعہ ہوگی۔ گویا پہلے خدا کی مشیت آسمان سے ظاہر ہوگی۔ اور اس کے بعد لوگوں کے دلوں میں نیکی کی طرف رغبت پیدا ہوگی۔ اسی لئے ذکر للعالمین کو وما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العالمین کے ساتھ ملا کر بیان کیا۔ کہ ایک ایسا زمانہ ہوتا ہے۔ رب العالمین جب ذکر للعالمین نازل کرے۔ تب ہی افراد کے دلوں میں نیکی کی خواہش پیدا ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ جو شخص اس نکتہ سے غافل ہوتا ہے۔ وہ ہدایت پانے سے محروم رہ جاتا ہے"۔

الفضل کے خریداروں کے لئے ایک ضروری اطلاع

جن احباب کو اخبار الفضل کے دیر سے پہونچنے اور بے قاعدہ وی۔ پی جاری ہونے یا عملہ الفضل کی طرف سے خطوط کے جوابات نہ ملنے کی شکایت ہو۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صیغہ الفضل نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت ہے۔ اس لئے وہ اپنی شکایات "ناظر دعوۃ و تبلیغ" کے پتے پر تحریر فرمائیں۔ تا ان کی شکایات کا ازالہ کیا جا سکے۔

اس سلسلہ میں یہ امر احباب کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ کہ دیر سے اخبار پہنچنے کی ذمہ واری زیادہ تر مقامی پوسٹ آفس والوں پر ہوتی ہے۔ اسلئے اپنے شہر کے پوسٹ آفس سے پہلے تحقیقات ضرور کر لینی چاہیئے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

تبلیغ کرنا ہر خادم کا اولین فرض ہے۔ مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین عادات و خصائل

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب ۲۳ برس کے تھے تو آپ نے "الفضل" کی کشتی کو بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہتے ہوئے تقدیر کے دریا میں ۱۹ جون ۱۹۱۳ء کو ڈالا۔ آپ ہی اس کشتی کے ناخدا تھے۔ حضور نے جس کام کو شروع کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں برکت دی اور اسے کامیاب کیا۔ حضور نے جون ۱۳ء سے لیکر اپنی خلافت کی ابتدا تک سیرۃ النبیؐ پر متعدد مضامین رقم فرمائے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سیرت حدیث کی معتبر ترین کتاب بخاری کی بنا پر رقم فرمائی۔ چونکہ پیاروں کی ہر ایک بات پیاری ہوتی ہے۔ اس لئے حضور کے لکھے ہوئے مضامین میں سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام طیب اشیاء کھاتے تھے۔ لیکن اس بات کا لحاظ رکھتے تھے۔ کہ وہ صدقہ نہ ہوں۔ آپ کی خوراک ایسی سادہ تھی کہ اکثر کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے تھے۔ پانی پیتے وقت آپ کی عادت تھی کہ تین دفعہ بیچ میں سانس لیتے اور یکدم پانی نہ پیتے۔ نہ صرف اس میں آپ کا وقار پایا جاتا ہے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ صحت کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ گوشت کو آپ پسند فرماتے تھے۔ لیکن اس کا زیادہ استعمال نہ تھا۔ خداتعالےٰ کا نام لے کر کھانا شروع کرتے۔ اور دائیں ہاتھ سے کھاتے اور اپنے آگے سے کھاتے اور جب کھا چکتے تو فرماتے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ بہت بہت تعریفیں پاک تعریفیں۔ برکت والی تعریفیں۔ ایسی تعریفیں کہ جو ایک دفعہ پر بس کرنے والی نہ ہوں۔ جو چھوڑی نہ جائیں جن کی ہمیشہ عادت رہے اے ہمارے رب) (الفضل ۱۹ جون ۱۳ء)

۲۔ آپ بات ایسی آہستگی کے ساتھ کرتے کہ اگر کوئی چاہے۔ تو آپ کے لفظ گن لے اور جس طرح دوسرے لوگ جلدی جلدی بات کرتے ہیں۔ آپ ایسا نہ کرتے تھے (الفضل)

۳۔ آپ ہنستے بھی تھے لیکن اعتدال سے۔ اور ہنسی کے وقت آپ کا طبیعت پر سے قابو نہ اٹھتا۔ بلکہ ہنسی طبعی حالت پر رہتی۔ نہ تو ہنسی سے بکلی اجتناب تھا اور نہ قہقہہ مار کر ہنستے کہ جس میں کئی قسم کے نقص ہیں۔ (۲۵ جون ۱۳ء)

۴۔ آپ ہمیشہ دائیں جانب کا لحاظ رکھتے۔ کھانا کھاتے تو دائیں ہاتھ سے۔ لباس پہنتے تو پہلے دایاں ہاتھ یا دایاں پاؤں ڈالتے۔ جوتی پہنتے تو پہلے دایاں پاؤں پہنتے۔ غسل میں پانی ڈالتے تو پہلے دائیں جانب۔ غرض کہ ہر ایک کام میں دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ جب آپ کوئی چیز مجلس میں بانٹنی چاہتے تو پہلے دائیں جانب سے شروع فرماتے اور اگر اس قدر ہوتی کہ صرف ایک آدمی کو کفایت کرتی تو اسے دیتے جو دائیں جانب بیٹھا ہوتا (ایضاً)

۵۔ آپ کبھی پسند نہ فرماتے تھے کہ کوئی انسان خداتعالےٰ سے ابتلاؤں کی خواہش کرے۔ (۳۰ جون ۱۳ء)

۶۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق یہ تھا۔ کہ خداتعالےٰ سے ہمیشہ خیر مانگتے کیونکہ وہ خیر کے ذریعہ سے مصائب کو دور کر سکتا ہے (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۳۱)

۷۔ آپ بجائے اپنے نفسانی معاملات اور ذاتی تکالیف پر اظہار غضب و غصہ کے نہایت ملائمت اور نرمی سے کام لیتے اور اگر کوئی اعتراض کرتا۔ تو اس پر خاموش رہتے۔ اور جب تک خاموشی سے نقصان نہ پہنچتا ہو۔ کبھی ان اعتراضات کی طرف توجہ نہ کرتے۔ مگر خداتعالیٰ کے معاملہ میں آپ بڑے باغیرت تھے۔ اور یہ کبھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ کہ کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی ہتک کرے۔ اور جب کوئی ایسا موقع پیش آتا۔ تو آپ فوراً اللہ تعالےٰ کی تنزیہ کرتے۔ یا اگر کوئی شخص خداتعالےٰ کے احکام سے لاپروائی کرتا۔ تو اسے سخت تنبیہ کرتے۔ (۶ اگست ۱۳ء)

۸۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف دشمنوں کے مقابلہ میں غیرت دینی کا اظہار فرماتے تھے۔ بلکہ دوستوں سے بھی اگر کوئی حرکت ایسی ہوتی جس سے احکام الٰہیہ کی ہتک ہوتی تو آپ اس پر اظہار غیرت سے باز نہ رہتے اور اس خیال سے خاموش نہ رہتے کہ یہ ہمارے دوستوں کی غلطی ہے۔ اسے نظرانداز کر دیا جائے۔ (۱۳ اگست ۱۳ء)

۹۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسے کامل انسان تھے کہ خواہ دین کی ہتک یا احکام الٰہیہ سے بے پروائی دوست سے ہو یا دشمن سے برداشت نہ کر سکتے تھے اور فوراً اس کا ازالہ کرنا چاہتے تھے۔ (ایضاً)

۱۰۔ آپ اپنے تمام کاموں میں پہلے یہ دیکھ لیتے کہ خداتعالےٰ کا کیا حکم ہے۔ اور جب تک خداتعالےٰ کی طرف سے کوئی حکم نہ ہوتا آپ کسی کام کے کرنے پر دلیری نہ کرتے (۲۰ اگست ۱۳ء)

۱۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خداتعالیٰ پر ایسا توکل تھا۔ کہ ہر مصیبت اور مشکل کے وقت اسی پر نظر رکھتے۔ اور اس کے سوا ہر شے سے توجہ ہٹا لیتے۔ اسباب کے مہیا کرنے کے بعد آپ بکلی خداتعالیٰ پر توکل کرتے اور گو اسباب مہیا کرتے لیکن ان پر بھروسہ اور توکل کبھی نہ کرتے اور صرف خدا ہی کے فضل کے امیدوار رہتے (۳ ستمبر ۱۳ء)

۱۲۔ آپ چاہتے تھے کہ بچپن سے ہی بچوں کے دلوں میں وہ ایمان اور توکل پیدا کر دیں

تبلیغ کریں۔ اور اپنے خدا کی خوشنودی حاصل کریں۔ — مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ

کر بڑے ہو کر بھی وہ کبھی صدقات کی طرف توجہ نہ کریں اور خدا کی ہی ذات پر بھروسہ رکھیں۔ (۱۰ ستمبر ۱۳ء)

۱۳۔ آپ جہاں تک ہوسکتا۔ لوگوں میں خدا تعالےٰ کے ذکر کی عادت پیدا کرتے۔ (یکم اکتوبر ۱۳ء)

۱۴۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام اعمال بالارادہ تھے۔ اور اگر کسی کام سے آپ بچتے تھے۔ تو اسے برا سمجھ کر اس سے بچتے تھے۔ نہ کہ عادتاً۔ اور اگر کوئی کام آپ کرتے تو اس لئے کہ آپ اسے نیک سمجھتے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ جانتے تھے۔ (۵ نومبر ۱۳ء)

۱۵۔ آپ ہمیشہ احکام الٰہی کے پورا کرنے میں چست رہتے اور ایسے جوش کے ساتھ خدا تعالےٰ کی عبادت کرتے کہ جوان جوان صحابہ آپ کا مقابلہ نہ کرسکتے تھے (۱۲ نومبر ۱۳ء)

۱۶۔ آپ آسان راہ کو اختیار کیا کرتے تھے۔ اور تکلیف میں اپنے آپ کو نہ ڈالتے تھے۔ یہ بات اسی وقت تھی کہ جہاں دین کا معاملہ نہ ہو۔ اگر کسی موقع پر آسانی اختیار کرنا دین میں نقص پیدا کرتا ہو۔ تو پھر آپ سے زیادہ اس آسانی کا دشمن کوئی نہ ہوتا۔ (ایضاً)

۱۷۔ صحابہ آپ سے جس قدر سوال کئے جائیں آپ گھبراتے نہ تھے۔ بلکہ جواب دیتے چلے جاتے اور صحابہ کو یقین تھا کہ آپ ہمیں ڈانٹیں گے نہیں (۱۹ نومبر ۱۳ء)

۱۸۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ دین کے متعلق سوالات سے نہ گھبراتے تھے (ایضاً)

۱۹۔ آپ نے اپنی عمر میں بہادری اور جرأت کے دو اعلےٰ درجہ کے نمونے دکھائے ہیں۔ کہ دنیا میں ان کی نظیر نہیں مل سکتی (۲۶ نومبر ۱۳ء)

۲۰۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے لئے ایک کامل نمونہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہر ایک امر میں دوسرے انسانوں سے افضل ہیں۔ اور ہر ایک نیکی میں دوسروں کے رہنما ہیں۔ اور ہر ایک پاک صفت آپ میں پائی جاتی ہے۔ اور آپ کا کمال دیکھ کر آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور آپ کے نور سے دل منور ہو جاتے ہیں۔ علما میں آپ سربرآوردہ ہیں مفتیوں میں آپ افضل ہیں۔ انبیاء میں آپ سردار ہیں ملک داری میں آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ جرأت میں آپ فرد وحید ہیں۔ غرض کہ ہر ایک امر میں آپ ×

× خاتم ہیں۔ اور آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ (۳ دسمبر ۱۳ء) اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ خاکسار عبدالحمید آصف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے

بذریعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری تین نشان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب انجام آتھم ۱۸۹۶ء میں تصنیف فرما کر مکذبین و مکفرین علماء کو جہاں دیگر طریقہائے فیصلہ کیطرف بلایا۔ وہاں اس میں دعوت مباہلہ دے کر ان علماء پر کامل حجت پوری کرکے آخر میں اعلان فرمایا۔ کہ

"وحان ان تصرف الوجہ عن ھذہ المباحثات الا ما ینفی لبس السائلین والسائلات واز معنا ان لا نخاطب العلماء (انجام آتھم ص۲۸۲)

یعنی چونکہ میں اتمام حجت کرچکا ہوں۔ اس لئے میں اب علماء سے تقریری بحث مباحثہ ترک کرنے کا پختہ عزم کرچکا ہوں نیز یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو "اشتہار انعامی ۵۰ روپیہ" میں بھی تحریر فرمایا۔ کہ

"میں اپنی کتاب انجام آتھم کے آخر میں وعدہ کرچکا ہوں۔ کہ آئندہ کسی مولوی وغیرہ کے ساتھ زبانی بحث نہیں کرونگا۔ ... خدا تعالےٰ کے سامنے وعدہ کرچکا ہوں۔ کہ میں ایسے مباحثات سے دور رہونگا" (اشتہار اندرون ٹائیٹل تحفہ گولڑویہ)

اول الذکر کتاب دیگر علماء کی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی بذریعہ رجسٹری بھیجی جاچکی تھی۔ اور ثانی الذکر سے بھی وہ آگاہ تھے۔ اس لئے ان کو حسب دعوے حفظ کتب حضرت اقدس یہ علم تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء سے زبانی بحث مباحثہ ترک کرنے کا اقرار و اعلان کردیا ہے۔ اس کے بعد ایک واقعہ پیش آگیا۔ یعنی حضور علیہ السلام نے کتاب اعجاز احمدی ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء کو دس ہزار روپیہ کے انعامی چیلنج کے ساتھ شائع کرکے مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھیجی۔ تا وہ انکا جواب ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء تک شائع کرکے حضور کی پیشگوئی کو باطل ثابت کرتے ہوئے دس ہزار روپیہ انعام بھی حاصل کرسکیں۔ نیز کتاب مذکور میں ان کو دعوت دی۔ کہ میری تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے (منہاج نبوت کے روسے) قادیان میرے پاس آئیں۔ اور ان کا ثبوت میرے ذمہ ہوگا۔ مگر قادیان میں بغرض تحقیق و تفہیم آئیں نہ کہ بغرض زبانی بحث و مباحثہ

نیز تحریر فرمایا۔ کہ

"مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے۔ (۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئینگے۔ اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی۔ (۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے۔ (۳) اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہوجائے گی۔ (اعجاز احمدی ص۳۷)

چنانچہ واقعات نے ثابت کردیا۔ کہ ان تینوں صورتوں میں یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یعنی حسب پیشگوئی اعلان کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب اردو مضمون اور عربی قصیدہ کا جواب لکھ کر شائع نہ کرسکے۔ دوسرے امر کے جواب میں مولوی صاحب نے خود ہی اعلان کردیا۔ کہ "میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں۔" (الہامات مرزا طبع سوم ص۱۰۳)

اس طرح اعجاز احمدی میں بیان کردہ یہ دونوں نشان حرف بحرف پورے ہوگئے۔ رہ گیا تیسرا امر! باوجودیکہ تمام پیشگوئیوں کی منہاج نبوت کے رو سے تحقیق و تفہیم کے لئے قادیان آنے کی دعوت مولوی صاحب کو نومبر ۱۹۰۲ء میں مل گئی تھی۔ مگر تقریباً دو ماہ کے بعد جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعض خدام پر جہلم میں مقدمات دائر ہیں۔ جن کے لئے ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو روانگی تھی۔ نیز انہی ایام میں کتاب مواہب الرحمٰن عربی کی تصنیف و طبع کا کام شروع تھا۔ اور اس موقعہ پر اس کی اشاعت ضروری تھی۔ گویا حضرت اقدس از حد مصروف و مشغول تھے۔ تو مولوی صاحب چپکے سے قادیان آئے اگر ان کی نیت نیک ہوتی تو وہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء سے ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کے درمیانی عرصہ میں یہ دریافت کرسکتے تھے۔ کہ میں کب اس دعوت کے مطابق آؤں۔ یا کیا فلاں وقت آجاؤں۔ مگر وہ تو ایسے موقعہ کی تلاش میں تھے۔ کہ تحقیق نہ ہو۔ چنانچہ مولوی صاحب ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچے۔ اور آریوں کے مندر میں جاگزیں ہوکر

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

کی صداقت ظاہر کردی۔ اور اس طرح خود ہی حضرت اقدس کا یہ پہلا نشان بھی پورا کر دکھایا کہ:۔

"وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئینگے"

چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو علم تھا کہ یہ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے حد مصروفیت کا ہے۔ اور حضور آج کل وقت نکال نہ سکینگے۔ اس لئے زبانی بحث و مباحثہ کی طرح ڈالنے کی خاطر ایک رقعہ میں لکھا۔

"امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشینگے کہ میں مجمع عام میں آپ کی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں"۔ (تاریخ مرزا ص۵۵)

ناظرین! غور کریں باوجودیکہ مولوی صاحب انجام آتھم اور تحفہ گولڑویہ میں شائع کردہ حضرت اقدس کے اس اعلان سے آگاہ تھے کہ:۔ "میں وعدہ کرچکا ہوں کہ آئندہ کسی مولوی وغیرہ کے ساتھ زبانی بحث نہیں کرونگا"۔ اور حضور کو ان دنوں فرصت بھی تو نہ تھی۔ پھر "مجمع عام" میں اظہار خیالات کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ حضور نے "اعجاز احمدی" میں کہیں بھی "مجمع عام" کا ذکر نہ فرمایا تھا۔ اگرچہ اندریں حالات حضرت اقدس کا یہ حق تھا کہ مولوی صاحب کو صاف جواب دیدیتے مگر انجام آتھم ص۲۸۲ کے ان الفاظ کے مطابق کہ الا ما ینفی لبس السائلین والسائلات (حاشیہ) یہ جواب تحریر فرمایا۔ کہ "میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ... لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپکو بات کا موقعہ دیا جائے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا

۱۴ جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ کم فرصتی ہے۔ مگر ۱۴ جنوری ۱۹۰۳ء تک ۳ گھنٹہ تک آپ کے لئے خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں۔ تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔"

(بحوالہ تاریخ مرزا صفحہ ۵۸)

نیز یہ بھی حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ آپ مختصر سا سوال لکھ کر دیدیا کریں جس کا میں جواب دوں گا۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد آپ سے پوچھ لیا جائے گا۔ کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی۔ تو اور اعتراض لکھ کر پیش کریں۔ مگر مولوی صاحب تیار نہ ہوئے۔ اور چاہا کہ زبانی شور و شر پیدا کرنے کا موقعہ ملے۔ اس لئے لکھا:۔

"میں اپنی دو تین سطریں مجمع میں کھڑا ہو کر سناؤں گا۔ اور پھر ایک گھنٹہ کے بعد پانچ منٹ نہایت دس منٹ تک آپ کے جواب کی نسبت رائے ظاہر کروں گا۔"

(تاریخ مرزا صفحہ ۵۹)

ان حالات سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کی نیت زبانی بحث کے ذریعہ حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے عہد و اقرار کو توڑنے کی تھی۔ مگر حضور نے اس کی پابندی کرتے ہوئے بھی کیا اعلیٰ طریق پیش فرمایا۔ مگر مولوی صاحب نے منظور نہ ہونا تھا۔ اور نہ ہوئے۔

مولوی صاحب نے لکھا تھا کہ:۔

"مولویوں سے مباحثہ نہیں کروں گا" کا بیان سراپا کذب اور افترا ہے"

(اہلحدیث یکم فروری ۱۹۴۶ء)

اس کے جواب میں میں نے "الفضل" (۱۲ فروری) میں انجام آتھم۔ اور تحفہ گولڑویہ سے دونوں عبارتیں عربی اور اردو نقل کر دیں۔ مگر مولوی صاحب اب پوچھتے ہیں کہ:۔

"ان میں کوئی لفظ ایسا ہے۔ جس کا مطلب خدا سے وعدہ کرنے کا ہو جو مرزا صاحب کے الفاظ ہیں کیا فی نفسہٖ کسی فعل کا ارادہ کرنا خدا سے وعدہ ہوتا ہے"

(اہلحدیث ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء)

حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی نہایت عظیم الشان پیشگوئیاں

(۱)

اللہ تعالےٰ کے نبی پیش آنے والے واقعات کی اطلاع مخلوق کی بہتری اور اسے اپنے خالق کے صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے دیا کرتے ہیں۔ رمال اور نجومیوں کی طرح ان کی ذاتی غرض نہیں ہوتی۔ جب وہ پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ تو پہلے ایمان لانے والوں کے لئے ازدیاد ایمان۔ اور جو ابھی تک محروم ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہدایت کا موجب ہوتی ہیں۔ اگر ایسے اخبار غیب آئندہ زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی آنے والے کی نسبت ہوں۔ تو وہ پہلے نبی اور پیشگوئیوں کے مصداق کی صداقت کا ناقابل تردید ثبوت ہوتی ہیں۔ گویا پہلا نبی آنے والی نسلوں کے لئے ایک وصیت چھوڑ جاتا ہے۔ تا انہیں اپنے زمانہ کے مصلح کی شناخت میں دقت پیش نہ آئے۔ اور وہ صحیح راستہ سے بھٹک کر اور خدا سے دور ہو کر تباہ و برباد نہ ہوں۔

یسعیاہ نبی کی پیشگوئیوں کی اہمیت

حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے جب ان کی قوم بنو اسرائیل تنزل کی طرف جا رہی تھی۔ فلسطین کے علاقہ یہودہ میں ۷۵۰ اور ۶۹۸ قبل مسیح کے درمیان عزیاہ۔ یوتام۔ آخز۔ حزقیاہ سلاطین کے عہد میں یروشلم اس کے ملحقہ علاقوں۔ ملکوں اور حکومتوں کی نسبت خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر بہت سی منذر اور مبشر پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ جو بائیبل کی کتاب یسعیاہ میں درج ہیں۔ تورات کی پیشگوئیوں پر مبنی سولہ کتابوں میں سے یہ کتاب سب سے اہم ہے۔ اور ساری بائیبل میں جتنے حوالے اس کتاب کے پائے جاتے ہیں وہ ان سولہ کتابوں کے مجموعی حوالوں سے بھی زیادہ ہیں۔ لیکن اس کتاب میں مندرجہ تمام پیشگوئیوں میں سے وہ سب سے زیادہ اہم اور نہایت عظیم الشان واقعات پر مبنی پیشگوئیاں ہیں۔ جو اس کے اکیسویں باب میں بیان کی گئی ہیں۔ اس باب کے تمہیدی الفاظ سے ہی ان پیشگوئیوں کی اہمیت ظاہر ہے۔ حضرت یسعیاہ نے انہیں بیان کرتے ہوئے جس بے چینی اور گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ وہ کسی اور اپنے کشف یا رؤیا کی نسبت نہیں کیا۔ بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا۔ کہ بنو اسرائیل کے کسی نبی نے جن کے رؤیا اور کشوف بائیبل میں درج ہیں۔ کسی آنے والے ہیبت ناک واقعہ کی نسبت اپنا الہامی کلام بیان کرتے ہوئے ایسی قلبی اور ذہنی تکلیف کا اظہار نہیں کیا۔

پیشگوئیوں کا مفہوم

اسرائیلی تمدن اور مرکز کی بابلی حکومت کے ہاتھوں تباہی۔ پھر بابلی حکومت کی لرزہ بر اندام پیدا کرنے والی بربادی۔ ایک نئے نظام کا آغاز یعنی ایرانی حکومت کا قیام۔ رومی سلطنت کی توسیع و ترقی۔ عیسائیت کی آمد۔ اسرائیلی تمدن پر آخری اور کاری ضرب۔ بالآخر قیدار کی حشمت گھٹ جانے پر ایرانی و رومی سلطنت کے کھنڈرات پر ایک جدید اور دائمی تمدن کی بنیاد رکھے جانے کی نسبت ان پیشگوئیوں میں اشارات ہیں۔ اکثر مفسرین بائیبل اپنی کوتاہ فہمی۔ اور اس کو جہ سے ناآشنائی کے باعث ان پیشگوئیوں کو بالکل جدا جدا واقعات پر چسپاں کر کے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کا بنو اسرائیل سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور اگر کچھ تھا بھی تو بہت دور کا۔ حالانکہ حضرت یسعیاہ بار بار فرماتے ہیں۔ کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے مجھے یوں فرمایا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ان پیشگوئیوں کا بنو اسرائیل سے خاص تعلق ہے۔ اور ان کے مفاد اور بھلائی کے لئے ان کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور ان میں ایک ترتیب اور تسلسل پایا جاتا ہے۔

تاریخ بنو اسرائیل پر نظر

تفصیلات پر غور کرنے سے قبل بنو اسرائیل کی تاریخ پر ہم ایک سرسری نظر ڈال لیتے ہیں۔ ابراہیمی بشارات کے مطابق اسرائیلی حکومت پھیلتے پھیلتے عہد سلیمان علیہ السلام میں نیل اور فرات کے تمام درمیانی ممالک میں مستحکم ہو گئی تھی۔ لیکن حضرت سلیمان کے فوت ہوتے ہی اس پر زوال آنا شروع ہو گیا۔ اور یہود کے باہمی نفاق کے باعث آہستہ آہستہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گئی۔ مگر یہودہ کی ریاست جس میں مقدس شہر یوروشلم واقعہ تھا۔ مرکزی حکومت خیال کی جاتی تھی۔ جسے اسکی سابقہ عظمت کی وجہ سے اپنے و بیگانے اسیری بابلی۔ مصری۔ ادومی۔ موآبی اور عرب فتح و مغلوب کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ اور یہودہ اور اس کے آس پاس ہمیشہ لوٹ مار اور غارتگری کا بازار گرم رہتا تھا۔ جس کی وجہ سے اسرائیلی سخت پریشان تھے۔ اس زمانہ میں حضرت یسعیاہ مبعوث ہوئے۔ اور تقریباً ساٹھ سال تک اپنی قوم کی روحانی اور سیاسی اصلاح میں مصروف رہے۔ اور بہت سی آئندہ زمانہ کی نسبت پیشگوئیاں بیان فرمائیں یہود کو بشارتیں دیں کہ اگر وہ خدا کی طرف جھکے رہے۔ تو وہ اپنے دشمنوں پر غلبہ پائینگے۔ اور دشمن ان کے تباہ ہونگے۔ لیکن اگر خدا سے انہوں نے برگشتگی اختیار کی تو وہ بھی اپنے دشمنوں کی طرح شدید عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائینگے۔

ان مخالف حکومتوں میں سے بابلی سلطنت نے حضرت یسعیاہ کے تقریباً سو سال بعد بخت نصر کے عہد میں سب پر غلبہ پا لیا۔ اور ۵۹۷ قبل مسیح یروشلم بھی فتح کر لیا۔ لیکن نو سال بعد یہودیوں نے بغاوت کی۔ اور بخت نصر نے دوبارہ چڑھائی کر کے یروشلم فتح کیا۔ شہر اور اس کے معابد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور ایسے مظالم کئے کہ بیان کرتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں! یہود کے بارہ میں سے دس قبیلے قیدی بنا کر بابل لے گیا۔ جہاں انہوں نے ستر سال تک نہایت ذلت سے غلامی کی تنگی بسر کی۔

تعجب ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب انجام آتھم میں "نحسان ان نصرف الوجه عن هذه المباحثات الا ما ينفع الناس السائلين والسائلات وازمعنا ان لا نخاطب العلماء" کے الفاظ میں پختہ اقرار و پختہ ارادہ کے۔ اور اس کا دو کتابوں میں اعلان کر دینے کے اس کو "فی نفسہٖ کسی فعل کا ارادہ کرنا" قرار دے رہے ہیں۔

حالانکہ یہ "فی نفسہٖ" نہیں۔ بلکہ حضرت اقدس اس اقرار کی نسبت شائع فرما چکے ہیں کہ میں یہ "خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں"۔ پس جب اقرار و عہد کرنے والے اپنا منشا خود یہ بتاتے ہیں۔ کہ میرا یہ اقرار خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے۔ اور اسے شائع بھی کر دیا۔ تو کیا یہ ارادہ ابھی "فی نفسہٖ" ہوا۔ اور سنئے مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تفسیر ثنائی میں یہ اصل پیش کر چکے ہیں کہ "ہر ایک کلام کے معنی وہی صحیح ہیں جو متکلم کے منشا کے مطابق ہوں۔ ..... غالباً یہ اصول سب اہل زبان کو پسند ہوگا" (تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۶) پھر کیوں آپ خود ہی اس اصل کو خیر باد کہہ رہے ہیں؟

سعید احمد علی سیالکوٹی مالیر کراچی

اسی زمانہ میں فارس کی دو ریاستوں مادہ اور ایلام کا الحاق ہو کر ایک زبردست حکومت ایرانی سلطنت کے نام سے قائم ہوئی۔ اس نے بابل فتح کر کے اُسے تباہ برباد کر دیا۔ اور بابلی تمدن کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ ایرانیوں نے یہود اپنے وطن واپس بھیج دیئے۔ اور تالیف قلوب کے لئے انہیں اپنے شہر اور معابد از سر نو تعمیر کرنے کی اجازت دے دی۔ بلکہ دارا نے مالی امداد بھی دی۔ اس وقت یہ تمام ممالک ایرانیوں کے زیر نگیں ہو چکے تھے لیکن مغرب میں رومی سلطنت وسیع ہوتے ہوتے ایرانی حکومت کی سرحدوں سے آملی۔ اور آپس میں ان کی جھڑپیں ہونے لگیں۔ آخر کار رومیوں نے شام و فلسطین فتح کر لئے۔ اسی زمانہ میں حضرت مسیح ناصری پیدا ہوئے۔ اور یہود میں وعظ کرنے لگے۔ لیکن یہود نے اُن کی سخت مخالفت کی۔ اور انہیں صلیب پر چڑھا دیا۔ واقعہ صلیب کے بعد یہودیوں نے بغاوت کی اور ۷۰ء میں طیطوس رومی نے یروشلم فتح کر کے اُسی طرح اسے تباہ و برباد کیا جیسا چھ سو سال قبل بابلیوں نے کیا تھا۔ لیکن یروشلم کے فاتح رومی مشرک تقریباً اڑھائی سو سال بعد اسی سرزمین کے ایک سیدت کے حلقہ بگوش ہو کر علمبردار عیسائیت بن گئے۔ رومی اور ایرانی سلطنتیں جن کے لگے کی اس زمانہ میں اور کوئی حکومت نہ تھی جید اور یعنی مشرکین عرب کی حشمت مٹ جانے کے بعد ہی ایک ایسی قوم کے ہاتھوں سے جو نہایت غیر معروف اقوام عالم میں ٹھکرائے ہوئے پتھر سے زیادہ حیثیت نہ رکھتی تھی ہمیشہ ہمیش کیلئے تباہ ہو گئیں۔ ان تاریخی واقعات کی روشنی میں ہم حضرت یسعیاہ کی پیشگوئیاں بآسانی سمجھ سکتے ہیں

دشت دریا کی بابت الہامی کلام

اس الہامی کلام کی ابتداء یوں ہوتی ہے۔ کہ عموماً ملک یا شہر کی نسبت الہامی کلام مفسرین الہامی کلام سے خود وعدہ الٰہی لیتے ہیں۔ یسعیاہ باب اکیس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں "دشت دریا کی بابت الہامی کلام جس طرح کہ جنوبی گرد و غبار سر اٹھی چلی آتی ہے اسی طرح وہ دشت سے اور مہیب سرزمین سے نزدیک آتا ہے۔ ایک ہولناک رویا مجھے نظر آئی" اگر ترجمی تراجم میں بجائے دریا سمندر کا لفظ آیا ہے۔ اور تفاسیر میں لکھا ہے کہ عبرانی میں بڑے دریا کو بھی سمندر کہتے ہیں۔ یہاں مراد فرات ہے جس کے کنارے بابل آباد تھا۔ اور اس کے جنوب میں دشت واقع تھا۔ جہاں سے نکل کر بابلیوں نے یروشلم پر چڑھائی کی۔ اور اسے تہ و بالا کیا۔ لیکن میرے نزدیک انہوں نے اس کا اطلاق نہایت محدود علاقے پر کیا ہے۔ سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ کہ جس مقام پر اظہار پیشگوئی کیا گیا۔ اس کا جنوب مراد ہے نہ کہ بابل کا۔ اور دشت دریا سے وہ وہ تمام دشتی علاقے مراد ہیں۔ جو فلسطین کے جنوب اور جنوب مشرق میں بحیرہ قلزم خلیج فارس بحیرہ عرب اور دریا فرات کے درمیان واقع ہیں۔ اسی دشت سے ان واقعات عظیمہ کا تعلق ہے۔ جو اسرائیل کے اقتدار کے خاتمہ کا موجب ہوئے اور تقریباً تمام آندھیاں جن سے اُن کی ریاست و حکومت بیخ و بن سے اکھڑ گئی۔ اسی جنوبی دشت سے باوقات مختلف اُٹھتی رہیں۔ پھر مفسرین نے اس باب کی ابتدائی چھ آیات کا اطلاق اصل واقعات پر کیا ہے۔ حالانکہ ترتیب عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ تمہیدی الفاظ ہیں جن میں خواہ دوران رویا میں خواہ اس کے دیکھنے کے بعد حضرت یسعیاہ کے رنج و الم اور قلبی کیفیت اور اُن کی آرزو کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور پیش آنے والے واقعات ساتویں آیت سے شروع ہوتے ہیں۔ انبیاء عظیم الشان واقعات کی نسبت بار بار رویا دیکھتے ہیں۔ یسعیاہ کی کتاب بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ حضرت یسعیاہ نے یروشلم کی تباہی اور پھر اُس کے تباہ کرنے والے بابلیوں کی مادہ اور ایلام کے ہاتھوں بربادی کا نظارہ کئی مرتبہ پہلے بھی دیکھا تھا۔ لیکن اس رویاء میں یہ اور اس سے متعلق دوسرے واقعات نہایت ہیبتناک صورت میں انہیں دکھائی دیئے۔ اپنے پیارے وطن اور مقدس شہر کی خوفناک تباہی اس کے معابد کی بربادی صیہون کی بیٹی کی بے حرمتی کے خیال نے انہیں سخت بیکل کر دیا اسی کرب میں وہ خدا کے وعدہ کی طرف جو ایرانیوں کے ذریعہ بابلیوں کی مکمل تباہی کی نسبت تھا۔ اشارہ کر کے پکارتے ہیں۔ ظالم و سفاک دشمن نے غارتگری اور لوٹ مچا رکھی ہے۔ اے ایلام اُٹھ۔ اور اے مادہ محاصرہ کر۔ (بابل کا) چونکہ خدا وعدہ دے چکا ہے۔ یہ ظالم تمہارے ہاتھوں ہلاک ہوں گے۔ اس لئے میں ایسا کراہنا جو اپنے مقدس شہر اور قوم کی تباہی کا نظارہ دیکھ کر ہوا بند کرتا ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس المناک نظارہ نے مجھے نہایت پریشان کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ میری رات کا آرام بھی جاتا رہا۔ پھر آگے ایلام اور مادہ والوں سے کہتے ہیں۔ کھاؤ پیو اور جنگ کی تیاری کرو۔ اور دیدگاہ پر نگہبان کھڑا کرو۔ چھٹی آیت میں خدا کا یہی بیان فرماتا ہے "کیونکہ خداوند نے مجھے یوں فرمایا جا نگہبان کھڑا کر۔ جو دیکھے گا سو تمہیں بتلائیگا" گویا یہاں سے وہ آئندہ کی خبریں شروع ہوتی ہیں۔ اور حضرت یسعیاہ کے کرب و بے چینی میں ان کے اطمینان قلب کے لئے انہیں نگہبان دیدگاہ پر کھڑا بارشاد الٰہی خبریں دے رہا ہے۔

دیدگاہ پر کھڑے کئے جانیکا استعارہ

غالباً یہ فرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قدیم سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے۔ کہ دشمن کی آمد اور حملے کی نسبت قبل از وقت خبریں حاصل کرنے کیلئے بڑے بڑے شہروں اور قلعوں کے آس پاس اور سرحدوں پر بلند مقامات پر چھوٹے چھوٹے مینار تعمیر کئے جاتے جنہیں دیدگاہ کہا جاتا۔ اور جہاں ہر وقت ایک نگہبان کھڑا رہتا۔ اور رات دن اپنے لوگوں کو خبریں پہنچاتا رہتا۔ موجودہ زمانہ میں پہلے غبارے پھر ہوائی جہاز اور اب نہایت نازک آلات دشمن یا اس کے ہوائی جہازوں کی آمد کی اطلاع حاصل کرنے کیلئے استعمال کئے جاتے رہے عالم کشف میں استعارات و اشارات سے کام لیا جاتا ہے یہاں بھی نگہبان کے دیدگاہ پر کھڑے کئے جانیکا استعارہ بیان ہوا ہے۔ نگہبان سے حضرت یسعیاہ خبریں سنتے ہیں۔ جو آیت سات سے شروع ہو کر باب کے آخر تک بیان کی گئی ہیں۔ پہلے وہ بابل پر ایرانیوں کی چڑھائی کے نظارہ کا نقشہ کھینچتا ہے۔ ایک شیر ببر کی آمد کی اطلاع دیکر خوش کن خبر نہایت یقین کے ساتھ سناتا ہے بابل گر پڑا بابل گر پڑا۔ اور اس نے (شیر ببر نے یا خداوند نے) اس کے الہوں کی ساری مورتیاں جن پر بابلی ناز کرتے تھے اور جن کی امداد کے زعم میں انہوں نے مقدس یروشلم کی بے حرمتی کی تھی انہیں پٹک ڈالیں اور بابل کی ساری جاہ و حشمت خاک میں ملا دی (آیت ۹ و ۱۰) پھر اگلی آیت میں حضرت یسعیاہ بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر انہیں یقین دلانے اور دال عیبی کی خبر پر ایمان لانے اور مصیبت کی گھڑیوں میں اطمینان قلب دلانے کیواسطے فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے داہیں ہوئے اور میرے کھلیان کے غلہ جو کچھ میں نے رب الافواج اسرائیل کے خداوند غالب ذی قوت اور عزیز خدا) سے سنا تمہیں سنا دیا۔ اور الفاظ دیگر میں نے یہ پیشگوئی اپنے پاس سے نہیں گھڑی بلکہ عالم الغیب سے سن کر اس کے حکم سے تمہیں سنائی ہے۔ تم اس پر ایمان لاؤ۔

خدا کا غلہ اور باغ وغیرہ

بائبل میں جابجا بنی اسرائیل کو خدا کے غلہ باغ وغیرہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہاں انہیں داہیں ہوئے اور کھلیان کا غلہ کہا گیا ہے۔ مراد اس سے یہ ہے۔ کہ غلہ پہلے بھُس سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ کسان اسے کوٹ پیٹ کر بھُس سے الگ کر کے صاف کرتا ہے۔ اسیطرح اسرائیلیوں کی حالت اسوقت بھُس کیساتھ ملے ہوئے غلہ کی سی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں قبل از وقت بتلا دیا کہ بابلیوں کے ذریعہ انہیں منتشر کر کے اور کوٹ پیٹ کر ان میں سے بھُس الگ کیا جائیگا۔ یعنی بدکار تباہ و برباد کئے جائیں گے۔ چنانچہ ہولناک تباہی اور ستر سالہ غلامی کے بعد بنی اسرائیل میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ اور جب بابل کے برباد ہونے کے بعد اپنے وطن لوٹے۔ تو عرصہ تک ایرانی حکومت کے ماتحت امن و چین کی زندگی بسر کرتے رہے۔ لیکن جب پھر ان میں بدکاری اور خدا سے برگشتگی انتہا تک پہنچ گئی۔ اور انبیاء کے انکار اور ان کے قتل کے مرتکب ہوئے تو پھر بُری طرح کوٹے پیٹے گئے۔ اور رومیوں نے دوبارہ یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور یہودیوں کا اقتدار جو کچھ باقی تھا ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔

آئندہ قسط میں انشاء اللہ ہم دوسرا

تحصیل مانسہرہ میں تبلیغی سرگرمیاں

مانسہرہ کی تحصیل ایک لمبی اور پہاڑی علاقہ ہے۔ جس کی سرحدات کشمیر۔ گلگت۔ کوہستان علاقہ غیر اور ریاست تناول سے ملتی ہیں اور درہ کاگان۔ درہ بھوگڑ منگ۔ درہ کونش وادی اگرور و علاقہ گڑھیاں۔ اور پکھل کے میدان پر مشتمل ہے۔ گذشتہ سال سے قریباً ایک ہزار سے زائد پمفلٹ۔ ٹریکٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام چیدہ چیدہ اصحاب میں تقسیم کی گئی ہیں۔ "الفضل" کا خطبہ نمبر سال ۱۳۲۴ھ میں تین تین ماہ کے لئے ایک درجن اصحاب کے نام جاری کر کے سال ۱۳۲۵ھ سالم کے لئے وسعت دیتے ہوئے ۲۰ اشخاص کے نام خطبہ الفضل جاری رکھا تحصیل کے ہر ایک علاقہ اور مشہور مقام پہنچتا رہا۔ ان لوگوں میں سے بعض کے نام اخبار پیغام صلح بھی جاری رہا ہے۔ جن میں سے ایک نے پیغام صلح کے اعتراضات کے جوابات لکھنے کی خواہش کی۔ ان کے نام رسالہ فرقان جاری کیا جائیگا۔ میں نے خطبہ الفضل پڑھنے والوں سے خط و کتابت شروع کی ہے۔ ان کے جوابات پر تبلیغ کے متعلق جو مناسب تدبیر ہوگی۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔

گذشتہ تبلیغی جدوجہد پر قریباً دو سو پچاس روپیہ خرچ آیا ہے۔ ان اخراجات میں پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ۔ بابو عبد اللطیف صاحب سکنہ واتہ۔ کپتان ڈاکٹر محمد سعید صاحب ساکن واتہ حال کاکول۔ محمد زمان خاں صاحب حال گوہاٹی آسام اور لالہ عالم خاں صاحب ناظر مانسہرہ نے میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔ میں ان سب اصحاب کا شکر گذار ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی امداد میں بڑھ کر حصہ لینگے۔ کیونکہ جب تک ہم تحصیل میں احمدیت کی تبلیغ کو مستقل طور پر وسیع نہ کرینگے ہماری ترقی میں حائل ہونے والی روک دور نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ زمانہ مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا ہے۔ جس میں احمدیت کی ترقی خدا تعالےٰ نے مقدر کر رکھی ہے۔ پس ہمارا قدم مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیئے۔ میں اپنے معاون احمدی صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے اور دیگر احمدی احباب سے پر زور استدعا کرتا ہوں۔ کہ خدا کے لئے چست ہو جائیں۔ اور جہادِ کبیر میں اپنے مال وقت۔ جان سے امداد کر کے سعادت مندی حاصل کریں۔ اگر کوئی بہتر مشورہ ہو۔ تو اس سے اطلاع دیں۔

خادم محمد عرفان احمدی اپیل نویس مانسہرہ

سکھوں کے ایک بہت بڑے مجمع میں ایک احمدی مبلغ کا لیکچر

کوٹ سید محمود متصل امرتسر میں ہندی کے سلسلہ میں سکھوں کی طرف سے ۶ویں پادشاہی کے گوردوارہ "بوڑھی صاحب" میں دیوان لگتا ہے۔ سکھ۔ عورت مرد ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ ڈھاڈی واراں پڑھتے ہیں۔ اور راگی جتھہ کیرتن کرتے ہیں۔ اور گیانی لیکچر دیتے ہیں۔

اس موقعہ سے ہماری جماعت نے فائدہ اٹھاتے ہوئے سکھ منتظمین سے مل کر مکرم جناب گیانی عباد اللہ صاحب کے لیکچر کا انتظام کرایا۔ سکھ پریذیڈنٹ صاحب نے پہلے گیانی صاحب کا مختصر الفاظ میں حاضرین سے تعارف کرایا۔ کہ آپ جماعت احمدیہ قادیان کے مبلغ ہیں۔ سکھ لٹریچر سے خوب واقف ہیں۔ آپ ان کا لیکچر سنکر لابھ اٹھائیں۔

گیانی صاحب نے آدھ گھنٹہ نہایت عالمانہ پر اثر لیکچر دیا۔ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں گرنتھ صاحب سے سکھ مسلم اتحاد کے متعلق حوالہ جات دیئے اور احمدی جماعت کا نقطہ نگاہ پیش کیا۔ کہ ہم سب مذاہب کے بزرگوں کی عزت و تکریم قائم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی تقریر بہت مقبول ہوئی۔ ہزاروں سکھ مردوں اور عورتوں نے نہایت توجہ سے سنی۔ دیوان میں لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے تھے۔ صدر صاحب نے بہت تعریف کی اور کہا کہ اس وقت ملک کو ایسے جلسوں کی بہت ضرورت ہے۔ (سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ امرتسر)

تحریک جدید اور ۳۱ مارچ

تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال کے مجاہد اور دفتر دوم کے سال دوم کے مجاہد نوٹ فرما دیں۔ کہ اگر ان کے وعدے کی رقم ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ تو ان کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ان دوستوں کے ساتھ دعا کے لئے پیش کیا جائے گا۔ جنہوں نے اپنے وعدہ کی رقم وعدہ کے ساتھ ہی ادا فرما دی تھی یا ۳۱ مارچ تک ادائیگی کر لی ہے۔ چونکہ انہوں نے ابتدائے سال میں رقم ادا فرما کر خصوصیت پیدا کی ہے۔ اس لئے اس خصوصیت کے پیش نظر ان کا نام اخبار "الفضل" میں بھی شائع کر دیا جائے گا۔ پس اگر آپ نے بارھویں سال کا وعدہ کر لیا ہے۔ یا آپ دفتر دوم کے سال دوم میں وعدہ دے چکے ہیں۔ تو آپ یہ نوٹ پڑھنے پر اپنا وعدہ ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل کرنے کی جدوجہد کریں۔ تا آپ کا نام بھی دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہو جائے۔ وہ احباب جو اب تک تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہی نہیں ہوئے۔ انہیں دفتر دوم کے سال دوم میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ تاریخ کی ان کے لئے قید نہیں۔ (خاکسار رفانشل سیکرٹری تحریک جدید)

انچارج لائن سپرنٹنڈنٹ الیکٹرسٹی قادیان کے متعلق بعض احرار کا بے جا شور

آج ۲۴؍۳؍۴۶ بعد نماز ظہر لوکل انجمن احمدیہ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب مولوی اللہ دتا صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

"قادیان کے انچارج لائن سپرنٹنڈنٹ بجلی محمد خورشید انور صاحب احمدی نہیں ہیں۔ لیکن وہ ایک شریف الطبع اور قانون کے پابند انسان ہیں۔ گذشتہ ایام میں سکھوں کے احاطہ میں احرار نے ایک جلسہ کیا۔ اور لاؤڈ سپیکر کے لئے بغیر اجازت اور خلاف قانون ایک دوکان کی عقب سے بجلی کے لئے وائرنگ کر لی۔ لائن سپرنٹنڈنٹ صاحب کو جب اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اس خلاف قانون کارروائی کو روک دیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ نے سبزی منڈی میں ایک جلسہ کیا۔ اور اس کے لئے محکمہ بجلی کے قانون کے مطابق مطبوعہ فارم پر کر کے بجلی کی اجازت حاصل کی۔ تو بعض احرار اور ان کے ہمنوا چند ہندوؤں نے اس کے خلاف شور مچایا۔ اور اخبارات میں لائن سپرنٹنڈنٹ صاحب کے خلاف غلط رنگ میں پراپیگنڈا کیا۔ حالانکہ معاملہ بالکل صاف تھا۔ کہ احرار نے بغیر اجازت قانون کے خلاف خود بخود بجلی کی وائرنگ کر لی۔ تو اس پر لائن سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنی فرض شناسی سے کام لیتے ہوئے اسے روک دیا۔ اور جماعت احمدیہ نے قانون کے مطابق درخواست دے کر قبل از وقت بجلی کی اجازت حاصل کر لی تھی۔ اس پر احرار کا شور کرنا اور واویلا مچانا سراسر خلاف انصاف اور لغو ہے۔ ہم حکام متعلقہ کی اطلاع کے لئے یہ واقعہ شائع کر رہے ہیں۔ تا یہ حقیقت واضح ہو جائے۔ کہ لائن سپرنٹنڈنٹ صاحب اپنی کارروائی میں حق بجانب تھے۔ جب انہوں نے ایک بات خلاف قاعدہ دیکھی تو اس کا انسداد کر دیا۔ اور جب ایک درخواست قاعدہ کے مطابق دی گئی۔ تو اسکی اجازت دے دی۔

حکام کا فرض ہے۔ کہ احرار کے خلاف قانون فعل پر گرفت کریں۔ اور ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کریں۔ ان کا شور و شر محض اس لئے ہے۔ تا کہ وہ قانونی مواخذہ سے بچ جائیں۔" ملک محمد عبد اللہ جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

ترسیل زر و انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

نقشہ بیعت ماہ فروری ۱۹۴۶ء

اپنے ملک کے لوگوں تک تبلیغ پہنچانا احمدیت کے اہم ترین فرائض میں سے ہے

فروری ۱۹۴۶ء میں کل ۱۰۴ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ہندوستان کی ۶۲۵ منظم جماعتوں میں سے ۶۹ بڑی بڑی اور اہم جماعتوں کی جدوجہد کا نتیجہ صرف ۲۷ بیعتیں ہیں جیسا کہ نقشہ مندرجہ ذیل سے ظاہر ہے۔ جنوری ۱۹۴۶ء میں تعداد بیعت کنندگان اسی کے لگ بھگ تھی۔ یعنی ۱۳۰ افراد

رفتار بیعت کی یہ غیر تسلی بخش حالت اس امر کی کھلی دلیل ہے۔ کہ جماعتیں تبلیغی کام سے بے توجہگی برت رہی ہیں۔ حالانکہ ہندوستان میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے بارہ میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز متعدد مرتبہ جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ حال ہی میں حضور نے فرمایا ہے کہ:۔

"اپنے ملک کے لوگوں تک تبلیغ پہنچانا احمدیت کے اہم ترین فرائض میں سے ہے جسے نظر انداز کرکے ہم اپنے تمام کاموں کو شبہ میں ڈال دیتے ہیں۔ ہماری نمازیں مشتبہ ہو جاتی ہیں۔ ہماری تبلیغ بھی مشتبہ ہو جاتی ہے۔ اور ہمارے چندے بھی مشتبہ ہو جاتے ہیں"۔

جماعتوں کی اس بے توجہگی کو دور کرنے کے لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ ہر بالغ احمدی فرد ایک سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرے اس فرمان کی تعمیل کے لئے تمام جماعتوں کو "فارم تحریک وعدہ بیعت" بھجوایا جا چکا ہے جن جماعتوں نے ابھی تک فارم پُر کرکے نہیں بھجوایا۔ انہیں فوراً اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم تبلیغ تا ۲۸ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش

اس میں صرف دس فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان	۱	۱۸	محمود آباد جہلم	x	۳۶	گھنو کے ججہ	
۲	لاہور	۱	۱۹	گوئیکی گجرات	۲		ضلع سیالکوٹ	x
۳	کریام	۲	۲۰	کنال نور مالابار	x	۳۷	سیدوالہ شیخوپورہ	x
۴	دہلی	۲	۲۱	بھینی بانگر گورداسپور	x	۳۸	شاہدرہ لاہور	x
۵	سیالکوٹ	x	۲۲	چارکوٹ کشمیر	x	۳۹	جہلم	x
۶	حیدرآباد دکن	۲	۲۳	اٹھوال گورداسپور	x	۴۰	بمبئی	۱
۷	کلکتہ	۱	۲۴	موسی بنی مائنز	x	۴۱	کھیوہ کلاس والا	
۸	کیرنگ اڑیسہ	x	۲۵	کرڑاپلی اڑیسہ	x		ضلع سیالکوٹ	x
۹	ناسنور کشمیر	x	۲۶	کھاریاں ضلع گجرات	x	۴۲	یادگیر دکن	x
۱۰	ننکار گورداسپور	x	۲۷	دھرم کوٹ بگہ گورداسپور	x	۴۳	بھیرو چیچی گورداسپور	۱
۱۱	گھٹیالیاں سیالکوٹ	x	۲۸	پماونگل بنگال	۹	۴۴	منگ گجرات	۱
۱۲	ننگل کلاں گورداسپور	x	۲۹	گنج مغلپورہ لاہور	x	۴۵	کوٹ قیصرانی	
۱۳	ادرحمہ سرگودھا	۱	۳۰	باڑی پور چک ا/ج	x		ڈیرہ غازیخاں	x
۱۴	تلونڈی جھنگلاں	x		کشمیر	x	۴۶	کاٹھ گڑھ ہوشیارپور	x
	گورداسپور	x	۳۱	رشی نگر کشمیر	x	۴۷	کراچی	۱
۱۵	امرتسر	۱	۳۲	داتا زیدکا سیالکوٹ	x	۴۸	ونجواں گورداسپور	x
۱۶	سونگڑہ اڑیسہ	x	۳۳	دوالمیال جہلم	x	۴۹	فیروزپور	x
۱۷	بستی رنداں ڈیرہ غازیخاں	۱	۳۴	چک سکندر گجرات	x	۵۰	سامانہ محمود پور پٹیالہ	x
			۳۵	سروعہ ہوشیارپور	x	[illegible]		
۵۱	غوث گڑھ ماچھیواڑہ	x	۵۸	چونڈہ سیالکوٹ	x	۶۴	چیندرکے منگولے	
۵۲	بہاولپور	x	۵۹	لالہ موسیٰ گجرات	x		ضلع سیالکوٹ	x
۵۳	کپورتھلہ	x	۶۰	کوسنہ پور کشمیر	x	۶۵	ملتان	x
۵۴	کوئٹہ	x	۶۱	محمد آباد اسٹیٹ سندھ	x	۶۶	ناصرآباد سندھ	x
۵۵	جانگریاں مانگا سیالکوٹ	x	۶۲	خانماں والی میانوالی		۶۷	نیکال اڑیسہ	x
۵۶	مانگٹ اونچے گوجرانوالہ	x		کوٹ باجوہ سیالکوٹ	x	۶۸	مجوکہ سرگودھا	x
۵۷	عزیزپور ڈگری سیالکوٹ	x	۶۳	شاہپور امرگڑھ گورداسپور	x	۶۹	پشاور	x

اسلام کی اشاعت کیلئے جائدادیں وقف کرنیوالے مخلصین کی فہرست

وقف جائداد کا فنڈ ہمارا آخری سہارا ہے

جو احباب ابھی تک وقف جائداد کی تحریک میں شامل نہیں ہوئے۔ اگر خدا تعالیٰ انہیں شرافت قلب عطا کرے۔ اور توفیق دے۔ تو وہ ضرور اس میں حصہ لیں۔ اگر وہ بوجھ محسوس کریں تو حصہ نہ لیں۔ مگر یہ ذہن نشین رکھیں کہ ایمان کی علامت یہی ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنی جان و مال سب کچھ دین کی راہ میں قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہے۔ وقف جائداد کا اقرار تو در اصل وہ اقرار ہے جو ہر شخص احمدیت میں داخل ہوتے وقت کرتا ہے۔ مومن کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے اسے ہر وقت قربانی کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں وہی داخل ہو سکتا ہے۔ جو ہر قربانی کیلئے تیار ہو۔ ایسا شخص جو ان تمام سامانوں کو جو اسکے پاس ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دینے کیلئے تیار نہیں وہ دنیا کو تیر بیجا دینا کا ثابت ہوگا۔ اسلام کی جنگ میں فاتح سپاہی کی حیثیت ہرگز حاصل نہیں کر سکیگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاستبقوا الخیرات یعنی دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور جلدی کی کوشش کرو۔ اور اگر کوئی شخص ثواب سے محروم رہتا ہے۔ تو اپنے کسی فعل کی وجہ سے رہتا ہے۔ وقف جائداد کی تحریک اختیاری اس لئے رکھی گئی ہے۔ کہ شامل ہونیوالوں کو زیادہ ثواب ہو۔ حکم کو تو منافق بھی مان لیتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اگر میں نے سستی کی۔ تو میرا پول کھل جائیگا۔ اور وہ بالکل ننگا ہو جائیگا مگر جو اختیاری تحریکوں میں آکر اس کا بھید کھل جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ان میں حصہ لینا ضروری تو نہیں۔ پس وقف جائداد کی تحریک میں مخلص کے اخلاص کے اظہار کا زیادہ موقعہ ہے۔

اسلام کے بہادر اور جانباز سپاہی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ہو وہ فتح نصیب جرنیل حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے حکم کے منتظر ہیں۔ وقف جائداد کا فنڈ اسلام کے مجاہدین کے لئے ایک آخری سہارا ہے۔ جتنا ہی وقف جائداد کا فنڈ مضبوط ہوگا۔ مجاہدین اسلام اتنا ہی اطمینان کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ اور انہیں تسلی ہوگی۔ کہ ان کے پیچھے گولہ بارود بھیجنے والا ذخیرہ موجود ہے۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

کھاتہ نمبر

- ۲۵۸۰ عبدالوہاب صاحب درگانوالی ضلع سیالکوٹ — جائداد
- ۲۵۸۱ شریف احمد صاحب درگانوالی ضلع سیالکوٹ ایکماہ کی آمد
- ۲۵۸۲ چوہدری علی احمد صاحب " جائداد
- ۲۵۸۳ بشیر احمد صاحب " " دوماہ کی آمد
- ۲۵۸۴ شریف احمد صاحب کانپور جائداد
- ۲۵۸۵ عبدالوہاب صاحب " "
- ۲۵۸۶ اقبال احمد صاحب " دوماہ کی آمد
- ۲۵۸۷ شیخ محمد رفیق صاحب " " "
- ۲۵۸۷ بھائی حبیب اللہ صاحب " ایکماہ " "
- ۲۵۸[illegible] اسلم خانصاحب " " " "

کھاتہ نمبر

- ۲۵۸۸ منشی عبدالعلی صاحب یوپی ایکماہ کی آمد
- ۲۵۸۹ حاجی محمد ابراہیم صاحب کانپور جائداد
- ۲۵۹۰ بھائی مختار احمد صاحب " ایکماہ کی آمد
- ۲۵۹۱ بھائی دلبر حسن صاحب فوٹوگرافر " جائداد
- ۲۵۹۲ بھائی نثار احمد صاحب کانپور ایکماہ کی آمد
- ۲۵۹۳ خواجہ عبدالرحمن صاحب دارالبرکات قادیان ایکماہ [illegible]
- ۲۵۹۴ فقیر محمد صاحب بنگالی کانپور ایکماہ کی آمد
- ۲۵۹۵ فضل محمد خانصاحب شملوی " " " "
- ۲۵۹۶ ناصرہ خاتون صاحبہ یوپی [illegible]
- ۲۵۹۷ بابو بشیر احمد صاحب [illegible] ایکماہ کی آمد
- ۲۵۹۸ منشی رحمت خانصاحب " " " "

۲۵۹۹۰ خانصاحب محمد یوسف خان فیروزپور۔ چھاؤنی } ایکماہ کی آمد
۲۶۰۰ صوبیدار شیخ محمد سعید صاحب فیروزپور چھاؤنی۔ دو ماہ کی آمد
۲۶۰۱ اللہ دتہ صاحب پنشنر سیالکوٹ جائداد
۲۶۰۲ میاں شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک حصار } ایکماہ کی آمد
۲۶۰۳ سید احمد علی۔ اللہ سونگھڑوی۔ اڈیشہ ۔۔ ۔۔
۲۶۰۴ چوہدری عنایت اللہ صاحب تانگا آزاد ۔۔ ۔۔
۲۶۰۵ ظہور الدین صاحب نہرم کوٹ۔ ضلع گورداسپور } ساری جائداد
۲۶۰۶ چوہدری غلام رسول صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر لاہور چھاؤنی } جائداد
۲۶۰۷ لفٹیننٹ محمود احمد صاحب۔ فیروزپور۔ دو ماہ کی آمد
۲۶۰۸ ملک محمد صادق صاحب جہلمی قادیان ۔۔ ۔۔
۲۶۰۹ عبدالمطلب صاحب ضلع کٹھوہ منگال۔ جائداد
۲۶۱۰ چوہدری غلام محمد صاحب شملہ پولیس ایکماہ کی آمد
۲۶۱۱ عبدالرحیم صاحب ہیڈ ڈرافسمین لاہور۔ جائداد
۲۶۱۲ اہلیہ احمد خان نسیم دار الفضل قادیان جائداد
۲۶۱۴ محمد ثناء اللہ صاحب اوضلع جالندھر ایکماہ کی آمد
۲۶۱۵ محمد منظور احمد خانصاحب ایاز ملتان ۔۔ ۔۔
۲۶۱۵ شمشیر علی صاحب پٹواری ۔۔ ۔۔ ۔۔
۲۶۱۶ خورشید احمد صاحب چک نمبر ۱۳۲ بہاولپور سٹیٹ } جائداد
۲۶۱۷ چوہدری خان بہادر صاحب مسیحبہ یالوی۔ سرگودھا } جائداد
۲۶۱۸ ملک سیف عالم صاحب گوجرانوالہ ایکماہ کی آمد
۲۶۱۹ خوشی محمد صاحب ولد عمر بخش صاحب ضلع گوجرانوالہ } ایکماہ کی آمد
۲۶۲۰ نصیب خان صاحب ولد ضمن خان صاحب ضلع گوڑگانواں } جائداد
۲۶۲۱ محمد صدیق صاحب ریلوے سٹیشن بٹالہ ۔۔
۲۶۲۲ مفتی الرحمن صاحب دارالرحمت قادیان دو ماہ کی آمد
۲۶۲۳ بشیر احمد صاحب موضع نگر سیالکوٹ جائداد
۲۶۲۴ عبد الغنی صاحب دہرکوٹ نگہ ۔۔
۲۶۲۵ سید مبارک احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک قادیان دو ماہ کی آمد
۲۶۲۶ ایل سے بیٹی شفیق ایف ایم ای کانپور ۔۔ ۔۔
۲۶۲۷ محمد موسیٰ ولد علی محمد ضلع لودہیانہ جائداد
۲۶۲۸ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب جلیسی ضلع ملتان ۔۔
۲۶۲۹ امۃ الاسلام صاحبہ بنت ماسٹر خیر دین صاحب قادیان } دو ماہ کی آمد
۲۶۳۰ مرزا ایوب بیگ دار السلام افریقہ ایکماہ کی آمد
۲۶۳۱ ڈاکٹر طفیل محمد صاحب ایسٹ افریقہ ۔۔ ۔۔
۲۶۳۲ مرزا حفیظ بیگ صاحب دار السلام۔ ایسٹ افریقہ ۔۔ ۔۔ ۔۔

۲۶۳۳ عطاء الرحمن صاحب ڈار دار السلام افریقہ ایکماہ کی آمد
۲۶۳۴ فضل کریم صاحب ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔
۲۶۳۵ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ بابو فضل کریم صاحب دار السلام افریقہ } ۔۔ ۔۔
۲۶۳۶ محمد اشرف صاحب معرفت P.W.D. P.O. Ussi } دو ماہ کی آمد
۲۶۳۷ بشیر احمد حیات Kisumu P.O. Box 163 Kenya } ۵۰۰۰ شلنگ
۲۶۳۸ رشید احمد حیات ۔۔ ۔۔ ۶۰۰۰ شلنگ
۲۶۳۹ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب حیات } ۔۔ زیور ۶ تولہ
۲۶۴۰ حمیدہ بیگم اہلیہ بابو فضل الٰہی صاحب } ۔۔ زیور ۲۰ تولے
۲۶۴۱ کرم بی بی صاحبہ اہلیہ بابو عمر حیات صاحب } ۔۔ زیور ۳۳ تولے
۲۶۴۲ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد السلام صاحب } ۔۔ زمین
۲۶۴۳ بابو محمد عمر حیات صاحب ۔۔ ۔۔ مکان
۲۶۴۴ علی محمد صاحب H.Q. Platoon 38 G.T. Coy } ایکماہ کی آمد
۲۶۴۵ P. Box. 376. Ahmad D.D. Saleem ایکماہ کی آمد
۲۶۴۶ محمد اکرم خان غوری Kartama } ۵۰۰۰ شلنگ
۲۶۴۷ اہلیہ محمد اکرم صاحب غوری Kartama ۲۵۰۰ شلنگ
۲۶۴۸ راج بیگم صاحبہ اہلیہ دوست محمد صاحب نیروبی } ۶۴ شلنگ
۲۶۴۹ محمد یوسف صاحب ۔۔ دو ماہ کی آمد
۲۶۵۰ ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب ۔۔ ۱/۲ مکان
۲۶۵۱ حکیم جمیل احمد صاحب معہ اہلیہ۔ نیروبی } ۵۰۰ شلنگ
۲۶۵۲ اوشاہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اقبال شاہ صاحب } ۱۰۰ شلنگ
۲۶۵۳ محمد اقبال صاحب نیروبی ۱۰۰۰ ۔۔
۲۶۵۴ رضیہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب مرحوم قادیان } مکان حق مہر
۲۶۵۵ K. Amri Abadi Falama B.E Africa دو ماہ کی آمد
۲۶۵۶ ملک احمد دین صاحب ہیڈ کانسٹیبل پولیس لائن لاہور } دو ماہ کی آمد
۲۶۵۷ حسن احمد صاحب لاہور دو ماہ کی آمد

۲۶۵۸ چوہدری محمد اختر انچارج صاحب حوالدار دولت پور ضلع گورداسپور } دو ماہ کی آمد
۲۶۶۰ محمد نواز خانصاحب کراچی ۔۔
۲۶۶۱ خان صاحب برکت علی خان صاحب فنانشل سیکرٹری۔ قادیان } جائداد
۲۶۶۲ شاہ محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر کلیتھم } دو ماہ کی آمد
۲۶۶۳ اکبر علی صاحب عالووال جائداد
۲۶۶۴ سکینہ سلطانہ بنت منشی محمد الدین صاحب بٹالہ } حق مہر
۲۶۶۵ حبیب فاطمہ زوجہ عبد السلام بگول زیور
۲۶۶۶ سجاد علی صاحب ولد علی بخش صاحب بگول } جائداد
۲۶۶۷ امام الدین صاحب بگول ۔۔
۲۶۶۸ محمد حسن صاحب ۔۔ ۔۔
۲۶۶۹ علی احمد خان صاحب ۔۔ ۔۔
۲۶۷۰ غلام حیدر صاحب بگول ۔۔
۲۶۷۱ سردار خان صاحب گھوڑیواہ۔ گورداسپور } ۔۔
۲۶۷۲ حکیم احمد صاحب بگول ۵۰/- روپے
۲۶۷۳ محمد علی صاحب ۔۔ ۱۰۰/- ۔۔
۲۶۷۴ حافظ ابوذر صاحب دیہاتی مبلغ روڑہ } ایک ماہ کی آمد
۲۶۷۵ نصر اللہ صاحب ڈلن ضلع ملتان } جائداد اور دو ماہ کی آمد
۲۶۷۶ محمد امین صاحب دیہاتی مبلغ کلاس۔ قادیان } جائداد

۲۶۷۷ عبد الحکیم صاحب پوسٹماسٹر کراچی ۳۷۰/-
۲۶۷۸ قاضی ضیاء الدین صاحب احمدیہ حافظ آباد ایکماہ کی آمد
۲۶۷۹ ملک عبد الجبار خان ٹوپی ۴۰۰/-
۲۶۸۰ خان محمد گلاب خان صاحب ۔۔ ۱۰۰/-
۲۶۸۱ شیخ احمد اللہ صاحب دار العلوم قادیان جائداد
۲۶۸۲ جلال الدین صاحب ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قادیان } ۸۰۰/-
۲۶۸۳ امۃ البشارت احمد ٹانگانیکا ایکماہ کی آمد
۲۶۸۴ چوہدری منیر احمد صاحب ۔۔ آمد ایکماہ
۲۶۸۵ ام کلثوم بیگم اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب قادیان } زیورات حق مہر
۲۶۸۶ محمد عبد اللہ صاحب دار الفتوح قادیان ۱۵۰۰/-
۲۶۸۷ مستری روشن دین صاحب دار العلوم قادیان جائداد
۲۶۸۸ غلام حسین صاحب چک ۲۰۷ ضلع لائلپور } آمد ایک ماہ
۲۶۸۹ چوہدری فتح محمد صاحب چک ۳۴ ضلع لائلپور } جائداد

مشورہ

ست سلاجیت ہر موسم میں کھائی جاسکتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال بہت ہی فائدہ بخش ہے۔ سخت گرمی یعنی مئی جون میں یہ دہی کی لسی کے ہمراہ استعمال کی جانی چاہیئے۔ برسات کے موسم میں اگر گرم دودھ یا چائے کے ہمراہ استعمال کریں۔ تو تمام موسمی بیماریوں مثلاً ہیضہ ملیریا بخار وغیرہ سے نجات مل جائے گی۔ انشاء اللہ مقدار موسم کے لحاظ سے کم وبیش کی جاسکتی ہے۔ (طبیب عجائب گھر قادیان)

اُردو تبلیغی لٹریچر

کتاب	قیمت
پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱/-
پیارے امام کی پیاری پیاری باتیں	۱/-
اسلامی اصول کی فلاسفی	۸/-
نماز مترجم بڑی سائز	۴/-
ملفوظات امام الزمان	۴/-
ہر انسان کو ایک پیغام	۴/-
اہل اسلام کس طرح ترقی کرسکتے ہیں	۲/-
دونوں جہاں میں فلاح پانے کی راہ	۲/-
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	۲/-
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۲/-
مختلف تبلیغی رسالے	۲/-
	۵/۸/-

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا ۲/۸/- کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دیجائینگی

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

طبیب عجائب گھر قادیان کی ایک خاص ایجاد
اکسیر دمہ

دمہ کا حکمی علاج ہے۔ دمہ اور کھانسی کو جڑ سے اکھیڑتی ہے۔ جب مریض بے ہوش ہو تو اس کی نسوار دینے سے فوراً بے ہوشی دور ہو جاتی ہے۔ خوراک ایک سے تین رتی روزانہ۔

قیمت پانچ روپے فی تولہ۔

داموں کی رسید

مال کی درآمد کرنے والے تاجر دلی اور مال تیار کرنے والوں کو اب یہ ہدایت کردی گئی ہے۔ کہ وہ داموں کی رسید میں عام تفصیلات اور اپنی قیمت فروخت کے علاوہ۔ تھوک اور خوردہ قیمتیں جو کہ "ہورڈنگ اینڈ پرافیٹرنگ پریونشن آرڈینینس" کے تحت وصول کی جاسکتی ہیں۔ درج کریں۔

اسی طرح تھوک فروش کے لئے لازمی ہے۔ کہ داموں کی رسید پر اپنی قیمت فروخت کے علاوہ وہ قیمت بھی درج کرے۔ جس پر خوردہ فروش فروخت کرے گا۔

یہ ہدایت اس لئے دی گئی ہے۔ تاکہ اس قیمت کو جو خریدار خوردہ فروش کو ادا کرے۔ مناسب حد سے نہ بڑھنے دیا جائے۔

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سپلائی نئی دہلی نے شائع کیا

HPPO
CONTROL
A.C.A

مُصفّی خون ادویات کھانے کے دن آگئے

یہی دن ہیں جبکہ جسم میں نیا خون پیدا ہوتا ہے۔ خونی امراض زیادہ ہوتی ہیں جن کو پھوڑا پھنسی داغ چنبل۔ داد سیاہ۔ ٹانبڑی دھپڑ وغیرہ ہوتے رہتے ہیں۔ جن کا خون خراب ہو چکا ہے جو آئے دن خرابی خون کی وجہ سے دکھی رہتے ہیں۔ وہ

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ بھوشن موجد امرت دہارا کا تیار کردہ (نہایت کھوج و تحقیق سے) مرکب

سار سار شٹ

کا استعمال کریں۔ یہ بہت سی ویدک ادویات کا مجموعہ ہے آتشک درجہ دوم وسوم میں بھی مفید ہے چند دنوں میں جسم کو کندن کی طرح کرتا ہے آتشک کا زہر سرایت کر جانے سے جب کوئی نہ کوئی مرض ہوتی رہتی ہو۔ پھوڑا پھنسی وغیرہ ہوتے رہتے ہیں تو اسکو استعمال کرنا چاہیئے۔ عجیب چیز ہے۔ بوڑھا بچہ جوان مرد وعورت ہر کوئی استعمال کرسکتا ہے۔ بالکل بے ضرر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ ۲/-/- نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ -/۸/-

جو صاحب اپنے پیچیدہ حالات کے باعث دوائی طلب نہ کرسکیں وہ حالات مرض معہ دو روپیہ فیس کے بھجوا دیں تاکہ انکی باقاعدہ فائل بنائی جاوے

نوٹ:۔ چھوٹے سے چھوٹے پارسل پر کم از کم ۱۳/- ڈاک خرچ ضرور لگ جاتا ہے۔ اس واسطے زیادہ دوائی منگوانے میں فائدہ ہے۔

المشتہر منیجر امرت دہارا فارمیسی لمیٹڈ امرت دہارا بھون امرت دہارا روڈ امرت دہارا ڈاکخانہ لاہور

خط وکتابت وتار کا پتہ:۔ امرت دہارا — لاہور

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا تجویز فرمودہ

اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرّب ومفید ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے
مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے ۱۲/-

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ فیض بازار کی کوتوالی کے سامنے پولیس والوں کے ایک جلوس پر جو کوئی ایک سو افراد پر مشتمل تھا۔ دو مرتبہ اشک آور گیس پھینکی گئی۔ یہ پولیس والے جن میں سے اکثر نے وردی پہن رکھی تھی۔ پرانی دہلی کی پولیس لائینز سے بصورت جلوس روانہ ہوئے۔ یہ لوگ "جے ہند" "ہمارے مطالبات پورے کرو" اور "ہندو اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں" کے نعرے لگا رہے تھے۔ یہ جلوس اسمبلی چیمبر کی طرف جا رہا تھا کہ فوج نے جس نے بندوقوں پر سنگینیں چڑھائی ہوئی تھیں انہیں حلقے میں لے لیا۔ اور اس جلوس کے ۸۶ شرکار کو گرفتار کرکے ڈسٹرکٹ جیل میں پہنچا دیا۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں حکومت کے اس فیصلہ پر کہ ایوان اسمبلی میں سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ایک جدا کمرہ دے دیا جائے۔ بحث کرنے کے لئے راجہ غضنفر علی خاں تحریک التوا پیش کرنا چاہتے تھے۔ لیکن صاحب صدر اسمبلی نے اجازت نہ دی۔ اس پر بطور احتجاج لیگ پارٹی واک اوٹ کر گئی۔ غالباً لیگ پارٹی یہ فیصلہ کرنے والی ہے۔ کہ جب تک حکومت ایوان اسمبلی میں ایس۔ ایس۔ پی کو علیحدہ کمرہ دیئے جانے کے فیصلہ کو واپس نہیں لے گی۔ لیگ پارٹی اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت نہیں کرے گی۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ آج اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے سے ذرا پہلے پریس گیلری میں یہ پیغام پہنچا۔ کہ وزیر اعظم صاحب مسلمان نمائندگان جرائد کو بلا رہے ہیں۔ تاکہ ان سے بات چیت کریں۔ مسلم رپورٹروں نے اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ کوئی آدھ گھنٹہ بعد وزیر اعظم کے پرسنل اسسٹنٹ صاحب یہ پیغام لے کر آئے۔ کہ وزیر اعظم صاحب پریس کانفرنس منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ مسلم رپورٹروں نے فیصلہ کیا۔ کہ اس پریس کانفرنس میں شرکت نہ کی جائے۔ چنانچہ کوئی مسلم اخبار نویس اس پریس کانفرنس میں شریک نہ ہوا۔ اور وزیر اعظم کی پریس کانفرنس صرف غیر مسلم اخبار نویسوں پر مشتمل رہی۔

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر نے بیان کیا۔ کہ پولیس لائینز دہلی کی بارکوں میں پولیس والوں نے جن کی تعداد دو سو اور تین سو کے درمیان تھی۔ کل کسی قدر بدتمیزی کا مظاہرہ کیا۔ ان کی ایک شکایت یہ تھی۔ کہ کوئی ہیڈ کانسٹیبل ان کے ساتھ اچھی طرح پیش نہیں آیا تھا۔ تنخواہ اور راشن کی کوالٹی کے متعلق ان کی شکایات کو زیر غور لانا ناممکن تھا۔ کیونکہ یہ لوگ بدتمیزی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ ولندیزی نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ بٹاویہ میں اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ چند روسی غواصات (سب میرین) جاوا کے جنوبی ساحل کے سامنے پڑی ہیں۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں آنریبل لالہ بھیم سین سچر وزیر مالیات نے ۴۷-۱۹۴۶ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا۔ آئندہ سال آمدنی کا اندازہ ۲۱ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے ہے۔ اور خرچ کا اندازہ ۲۰ کروڑ ۸۳ لاکھ روپیہ ہے۔ اس طرح ۴۷ لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔ واصلات میں آمدنی پر ٹیکسوں کے ماتحت ۷۳ لاکھ کی کمی اور معاملہ اراضی میں ۴۲ لاکھ روپیہ کی کمی ہوگی۔ پولیس پر تین کروڑ ۴۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ جو پچھلے سال سے ۱۵ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔ ۲۱-۱۹۲۰ء میں پولیس کا خرچ صرف ۹۶ لاکھ تھا۔ سرکاری ملازموں کی تنخواہوں کے گریڈ بڑھنے سے حکومت کو ۸۰ لاکھ روپیہ زائد کا بار اٹھانا ہوگا۔ اسلامیہ کالج جالندھر کی عمارت کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ کی امداد دی جائے گی۔ مزید ۴۰ امدادی ڈسپنسریاں اور ۵۴ ہیلتھ سنٹر کھولے جائینگے لڑکیوں کے صنعتی سکولوں کے لئے ۱۴ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ رفاہی محکموں پر کل ۶ کروڑ سے زیادہ خرچ ہوگا۔ بعد از جنگ کی نفع آور سکیموں کے لئے ۶ کروڑ ۱۵ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ تھل پراجیکٹ کا کام جاری ہے۔ نہر جمن عربی میں توسیع ہوگی۔ بمقام رسول پور بجلی تیار کی جائے گی۔

نیویارک ۲۲ مارچ۔ آج ایرانی سفیر متعینہ امریکہ کا وہ خط شائع کر دیا گیا ہے۔ جو انہوں نے اتحادی اسمبلی کے سیکرٹری جنرل کو روانہ کیا ہے۔ ایرانی سفیر ایم حسین نے اپنے خط میں کہا ہے۔ ۲ مارچ کی تاریخ گزر چکی ہے۔ لیکن ایران سے روسی فوجیں ابھی تک واپس نہیں بلائی گئیں۔ جس سے میرے ملک کے حالات سخت نازک ہو گئے ہیں۔ ایران سے روسی فوجوں کے اخراج میں مزید تاخیر ایرانی مفاد کو سخت نقصان پہنچائے گی۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ آج لنڈن میں برطانیہ اور شرق اردن کے درمیان ایک معاہدے کی شرائط پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کے مطابق شرق اردن پر برطانوی انتداب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد شرق اردن مکمل طور پر آزاد خود مختار ہوگا۔ لیکن برطانیہ اور شرق اردن کے درمیان دوستانہ مراسم بدستور قائم رہیں گے۔

لاہور ۲۲ مارچ انگریزوں کی فتح کا نشان "وی" تھا۔ مسلمانوں کی فتح کا نشان نشانِ وحدت ہے۔ اگر آپ وحدت ملی کے راز کو پا جائیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ فتح آپ کی مٹھی میں ہوگی" یہ وہ اعلان ہے جو مسٹر محمد علی جناح نے آٹھ سو سے زیادہ مسلم لیگی کارکنوں کے اجتماع میں کیا۔ مسٹر جناح نے کہا۔ کہ پاکستان ہی ہندوستانی مسلمانوں کا سرمایہ حیات ہے۔ ہماری عزت ہماری فلاح اور ہماری بہبودی پاکستان کے قیام میں ہے۔ میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی کوئی قوم مسلمانوں سے زیادہ آزادی کی طلب گار نہیں ہمارا نعرہ یہ ہے سب کے لئے آزادی۔ ہندو مسلمانوں کے لئے آزادی ہم کسی کے غلام بن کر نہیں رہنا چاہتے ہیں۔ نہ کسی کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ مسٹر ممتاز نے کہا کہ پنجاب میں آئینی فتح ہمیں حاصل ہو چکی ہے۔ مگر ۱۹۳۵ء کے ایکٹ میں ایسے نقائص ہیں۔ کہ مسلمان آئینی فتح حاصل کرنے کے باوجود اپوزیشن میں بیٹھے ہیں۔ میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ پنجاب مسلمانوں کا صوبہ ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کے جائز حق سے محروم کرکے کوئی وزارت کاروبار حکومت نہیں چلا سکتی۔ اور میں صاف طور پر یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ غیر نمائندہ وزارت کے لئے مسلمانوں کی مرضی کے خلاف ان پر حکومت کرنا کسی طرح بھی ممکن نہ ہوگا۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ پنجاب گورنمنٹ کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ضلع شملہ اور کالکا شملہ ریلوے کے رقبہ میں چار خطرناک بیماریاں یعنی پلیگ۔ چیچک۔ ہیضہ اور گردن توڑ بخار پھیلنے کا خطرہ ہے۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ آج پولیس نے فاقہ کشی کرنے والے ۱۲ ایم۔ اے طلبار اور ایک اور طالب علم کو اندیشہ نقص امن میں گرفتار کر لیا۔ آج بعد دوپہر سینٹ ہال کے سامنے میدان میں جہاں بھوک ہڑتالیوں نے ڈیرہ ڈالا ہوا تھا۔ ایک خیمہ نصب کرنا شروع کر دیا۔ بہت سے طلبہ جمع ہو گئے جنہوں نے یونیورسٹی طلبار کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ اور خیمہ اکھاڑ دیا۔ اور ۱۳ بھوک ہڑتالیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ آج شام تازہ خبر ہے۔ کہ طلبار کا مطالبہ مان لیا گیا ہے ایم اے کے مزید ۱۲ طلبار نے فاقہ کشی شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ اگر روس سیکیورٹی کونسل میں اپنی روش پر قائم رہا۔ تو اس کے بغیر چارہ کار نہ رہے گا۔ کہ امریکہ یا برطانیہ یا دونوں جنوبی ایران پر اس اعلان کے ساتھ قبضہ کر لیں کہ وہ اپنی فوجیں ایران سے روسی فوجوں کے ساتھ ہٹائیں گے۔ برطانوی میگزین "دی اکانومسٹ" ۲۳ مارچ کو اس مسئلہ پر ایک مضمون شائع کریگا۔

کراچی ۲۳ مارچ۔ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند اور سر سٹیفورڈ کرپس پریذیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ آج شام کے سوا چھ بجے طیارہ میں یہاں پہنچ گئے۔